بسلسلہ:- نامور محدثین

شیخ عبدالمحسن العباد

ترجمہ: محمود اشرف عثمانی

امام محمد بن اسحاق بن خزیمہؒ

۲۲۳ ——— ۳۱۱ھ

نام و نسب | محمد بن اسحاق بن خزیمۃ بن المغیرۃ بن صالح بن بکر۔ لیکن اپنے دادا کی جانب منسوب کئے جاتے ہیں اور ابنِ خزیمہ کے نام سے معروف ہیں۔

کنیت، لقب اور وطن | آپ کی کنیت ابوبکر، لقب امام الائمۃ اور وطن نیشاپور ہے۔ چنانچہ آپ کو نیشاپوری لکھا جاتا ہے قبیلہ کے اعتبار سے آپ کو سُلمی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس قبیلے کے ساتھ آپ کا ولاء کا تعلق تھا۔

طلب علم | سب سے پہلے اپنے شہر نیشاپور میں علم حاصل کیا اور پھر طلب علم کی غرض سے عراق، شام اور حجاز کا بھی سفر کیا جہاں کے علماء سے کسبِ فیض کیا اور طلبا کو بھی اپنے علم سے نوازا۔

آپ کے اساتذہ اور مشائخ | ابنِ خزیمہ کے کئی معروف ائمہ استاذ ہیں جن سے آپ نے علم حدیث حاصل کیا اور جن سے آپ حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

1. احمد بن منیع
2. علی ابن حجر
3. محمد بن المثنیٰ
4. محمد بن یحییٰ الذھلی
5. محمد بن غیلان
6. اسحاق بن موسیٰ الخطمی
7. بشر بن معاذ
8. یونس بن عبدالاعلیٰ
9. علی بن خشرم
10. محمد بن رافع
11. محمد بن بشار
12. امام محمد بن اسمٰعیل البخاری
13. احمد بن سیار المروزی
14. محمد بن ابان المستملی
15. عقبۃ بن عبداللہ الیحمدی
16. ابوکریب
17. نصر بن علی الجہضمی

وغیرہ

آپ کے تلامذہ اور وہ علماء حدیث جنہوں نے آپ سے روایت کی | آپ سے حدیث روایت کرنے والوں میں امام

بخاریؒ اور امام مسلمؒ شامل ہیں جنہوں نے صحیحین کے علاوہ دوسری کتب میں آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ نیز آپ کے شاگردوں میں سے چند معروف ائمہ اور علماء کے نام درج ہیں:۔

(۱) محمد بن عبداللہ بن الحکم
(۲) ابو احمد بن المبارک المستملی
(۳) ابراہیم بن ابی طالب (یہ تینوں حضرات عمر میں آپ سے بڑے تھے)
(۴) یحییٰ بن محمد بن صاعد
(۵) ابو علی النیشاپوری
(۶) اسحاق بن سعد النسوی
(۷) ابو عمرو بن حمدان
(۸) ابو حامد احمد بن محمد بن بالویہ
(۹) ابو بکر احمد بن مہران المقری
(۱۰) محمد بن احمد بن علی بن نصر المعدل
(۱۱) ابو حاتم بن حبان البستی
(۱۲) ابو القاسم الطبرانی
(۱۳) ابو احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی
(۱۴) اور ابن خزیمہ کے پوتے محمد بن الفضل بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ

تخریج احادیث ابن خزیمہ کی مروی احادیث کی جن اصحاب نے تخریج کی یعنی ان کو روایت کیا اور اپنی کتابوں میں نقل کیا ان میں امام بخاری اور امام مسلم دونوں شامل ہیں جنہوں نے غیر صحیحین میں آپ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ اوپر ہم نے بیان کیا۔

ابن خزیمہ کا انتقال، امام مسلمؒ کے انتقال کے پچاس سال بعد ہوا۔ اور یہ "روایۃ الاکابر عن الاصاغر" کی ایک مثال ہے جس میں امام مسلم نے جو اکابر میں سے ہیں اور ان دونوں کی تاریخ وفات میں ۵۰ سال کا وقفہ ہے۔ اسی طرح امام بخاری نے ابن خزیمہ سے روایت کی جب کہ امام بخاری کا انتقال ۲۵۶ھ میں ہوا۔ اور ابن خزیمہ سے خود ان کے پوتے محمد بن الفضل بن محمد بن اسحاق "نے بھی روایت کی ہے۔ جن کی وفات ۳۸۷ھ میں ہوئی۔ اس طرح امام بخاری کی وفات اور ابن خزیمہ کے پوتے محمد بن الفضل کی وفات میں ایک سو ستائیس سال کا وقفہ ہوا۔ اور ان دونوں نے ابن خزیمہ سے روایت کی ہے۔

اصول حدیث کے اعتبار سے یہ "سابق اور لاحق" کی مثال ہے کہ ایک دو راوی ایک ہی شیخ سے حدیث کی روایت کریں لیکن ایک راوی کی وفات دوسرے راوی سے طویل عرصہ قبل ہو چکی ہے۔

آپ کے بارے میں ائمہ کی آراء اور تعریفی کلمات آپ کے ہمعصر اور بعد میں آنے والے تمام مورخین و سوانح نگار، علم عمل اور پختہ عقائد میں آپ کی جلالت شان کے معترف ہیں۔ مشہور زاہد ابو عثمان کا قول ہے کہ ابن خزیمہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ بہت ساری مصیبتیں اہل نیشاپور سے دور کر دیتا ہے۔

ابن خزیمہ کے پوتے محمد بن الفضل کا بیان ہے کہ، میرے دادا کچھ بھی جمع نہیں کرتے تھے۔ جو آتا اہل علم اور طلبا پر خرچ کر دیتے۔ بخل کا طبیعت میں نام و نشان نہ تھا۔ اور دنیا کی محبت نے دل میں جگہ تک نہ پائی تھی۔

ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں کہ علم و فضل میں میں نے ابن خزیمہ جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

ابو احمد نے ابن خزیمہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے جو کچھ سیاہی سفیدی پر پھیلائی (یعنی جو کچھ کاغذ پر لکھا) وہ اب تک اچھی طرح یاد ہے۔ ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں کہ ابن خزیمہ کو مسائل والی احادیث اس طرح یاد تھیں جیسے حافظ قرآن کو سورتیں۔

ابو حاتم ابن حبان کہتے ہیں کہ میں نے روئے زمین پر سوائے ابن خزیمہ کے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کو احادیث صحیحہ کے الفاظ اس طرح یاد ہوں گویا اس کے سامنے کتاب کھلی رکھی ہے۔

دارقطنی کہتے ہیں کہ ابن خزیمہ زبردست امام تھے جن کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

ابو العباس ابن سریج کے سامنے ابن خزیمہ کا ذکر کیا گیا تو بولے کہ وہ احادیث رسول اللہ میں سے نکات اس طرح نکالتے جیسے کاریگر اپنے ہنر سے نقش و نگار بناتا چلا جاتا ہے۔

ابن حاتم سے ابن خزیمہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو کہا:۔ وہ ہمارے بارے میں کس سے سوال کریں تو بات ہے ان کے بارے میں کیا پوچھتے ہو؟ امام ہیں جن کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

حافظ ذہبی: تذکرۃ الحفاظ میں ابن خزیمہ کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں ،الحافظ الکبیر امام الائمۃ شیخ الاسلام۔ اور لکھتے ہیں کہ خراسان میں امامت آپ پر ختم ہے اور اس دور میں حافظہ بھی آپ پر تمام ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: احادیث کا متن اور اسناد بیان کرنے میں ان کی نظیر نہیں دیکھی۔

ابو اسحاق الشیرازی کہتے ہیں کہ ابن خزیمہ فقہ اور حدیث دونوں کے جامع تھے اور آپ کو واقعۃً امام الائمہ کہا جا سکتا ہے۔

ابن خزیمہ کے استاد شیخ ربیع کا کہنا ہے۔ ہم نے ابن خزیمہ سے اس سے کہیں زیادہ استفادہ کیا جتنا انہوں نے ہم سے سیکھا ہے۔

ابو بکر النقاش نے ابن خزیمہ کا اپنا قول نقل کیا کہ سولہ سال کی عمر کے بعد میں نے کسی کی بات بغیر دلیل تسلیم نہیں کی۔

اور ابو زکریا العنبری کہتے ہیں کہ میں نے ابن خزیمہ سے خود سنا وہ کہتے تھے کہ اگر حدیث کی صحت کا پورا علم ہو جائے پھر کسی کا قول حجت نہیں۔

البدایہ والنہایہ میں علامہ ابن کثیر ان الفاظ سے آپ کی تعریف بیان کرتے ہیں کہ: ابن خزیمہ علم کا ایک سمندر تھے علم کی تلاش میں کئی جگہ کا سفر اختیار کیا اور عالم بے بدل ہوئے۔

<u>علمی میراث</u> حافظ ذہبی، العبد میں لکھتے ہیں۔ کہ حافظ ابن خزیمہ کی کئی تصانیف ہیں۔ علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ ابن خزیمہ نے بہت ساری کتابیں تصنیف کیں اور جمع و تالیف کا کام کیا اور ان کی کتاب "الصحیح" ان میں سب سے اہم اور مفید کتاب ہے۔ ابو عبداللہ الحاکم اپنی کتاب "معرفت علوم الحدیث" صد ۲۴۰ میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن خزیمہ کی تصانیف کی تعداد ۱۴۰ سے زیادہ ہے۔ اور ان میں متفرق رسائل اور فتاوے شامل نہیں ہیں۔ ان

متفرق رسائل ہیں "حدیث بریرہ" رضی اللہ عنہا سے متعلق رسالہ بھی شامل ہے جس کے تین اجزا ہیں اور حج کے مسائل پر آپ کا رسالہ ہے جس میں ۵ اجزا ہیں۔

ان مذکورہ بالا اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ ابن خزیمہ نے کثیر تعداد میں تصانیف کیں افسوس کہ اس عظیم علمی ذخیرہ میں سے کچھ بھی ہم تک نہیں پہنچ سکا۔ ان کی تصانیف میں سے کوئی تصنیف اگر اسلامی کتاب خانوں میں سے کہیں پائی جاتی ہے تو وہ "کتاب التوحید" ہے جو طبع ہو چکی ہے۔ یا حدیث پر ان کی مشہور کتاب "صحیح ابن خزیمہ" کا کچھ حصہ جو ڈاکٹر محمد مصطفی الاعظمی نے استنبول کے کتب خانہ مکتبہ "احمد الثالث" میں پایا نمبر ۳۴۸ اور صفحات ۳۰۱ ہیں۔ اس عظیم کتاب کے مذکورہ بالا حصے کی طباعت "المکتب الاسلامی بیروت" سے شروع ہو چکی ہے اور اب تک اس گراں قدر تصنیف کے دو حصے طبع ہو چکے ہیں جس کا درجہ صحیح مسلم کے بعد سمجھا جاتا ہے۔ گویا بخاری اور مسلم جیسی عظیم الشان کتابوں کے بعد تیسرا درجہ اس کتاب کا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت حقیقتاً اسلامی لائبریری میں گراں قدر اضافہ ہے۔

ابن خزیمہ کی وفات اس مشہور اور جلیل القدر حافظ حدیث امام کا ۲ ذوالقعدہ ۳۱۱ھ کو انتقال ہوا۔ ذہبی کے مطابق انتقال کے وقت آپ کی عمر نواسی ۸۹ سال تھی کیونکہ آپ کی پیدائش ۲۲۳ھ میں ہوئی۔ لیکن ابو اسحاق الشیرازی کا خیال ہے کہ ان کی وفات ۳۱۲ھ میں ہوئی ہے۔ مگر دوسرے تمام مورخین جن میں ذہبی۔ علامہ ابن کثیر، ابن العماد اور ابن السبکی شامل ہیں پہلی روایت یعنی ۳۱۱ھ میں انتقال کی روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔

وہ مشہور اور مستند قدیم ماخذ جن میں آپ کا تذکرہ موجود ہے۔

نام مصنف	کتاب			صفحہ
ذہبی	العبر	جلد	۲ ص	۱۴۹
"	تذکرۃ الحفاظ	"	" "	۲۸۷
ابن کثیر	البدایہ والنہایہ	"	۱۱ "	۱۴۹
ابو اسحاق شیرازی	طبقات الفقہا		"	۱۰۵
ابن السبکی	طبقات الشافعیہ	"	۲ "	۱۳۰
ابن ابی حاتم	کتاب الجرح والتعدیل	"	۳/۲ "	۱۹۶
ابن العماد	شذرات الذہب	"	۲ "	۲۶۲
العراقی	طرح التثریب	"	۱ "	۹۶
عمر رضا کحالہ	معجم المؤلفین	"	۹ "	۳۹
صدیق حسن خان	التاج المکلل		"	۲۹۷